Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — فون: ۴۴۹

الفضل

روزنامہ ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۵ — جمعرات ۱۳ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ — ۱۶ وفا ۱۳۶۰ ہش — ۱۶ جولائی ۱۹۸۱ء — نمبر ۱۶۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ وفا ۔ جولائی ۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آجکل اسلام آباد میں قیام فرما ہیں ۔ حضور کی صحت کے بارے میں جناب امیر صاحب مقامی صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں آمدہ ۱۲ جولائی رات ۹ بجے کی اطلاع کے مطابق طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ ۔

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ خداوند قادر مطلق ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی اور خیر و عافیت سے رکھے ۔ آپ کو پوری قوت توانائی اور صحت کے ساتھ اسی طرح دن رات انتھک کام کرتے چلے جانے کی توفیق دیتا رہے ۔ آمین ۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ ۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کو صحت یابی عطا کرے اور لمبی عمر عطا کرے آمین ۔

سانوے (لائبیریا) سکول میں یومِ قدرتِ ثانیہ کا عظیم الشان اجتماع

دنیا کو نظامِ قدرتِ ثانیہ کی برکات و عظمت سے کامیاب طور پر متعارف کروایا گیا

قدرتِ ثانیہ کے دورِ ثالثہ کے مبارک دور میں حضور ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے الٰہی اشارہ کے تحت "مجلس نصرت جہاں آگے بڑھو" کا اجراء فرمایا ۔ اس پروگرام کے تحت جہاں دوسرے افریقی ممالک میں ہیلتھ سنٹرز اور سکولز کھولے گئے ، وہاں لائبیریا بھی اس مبارک تحریک سے باہر نہ رہا اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے سانوے کے مقام پر ایک احمدیہ سیکنڈری سکول جاری ہوا سکول اپنی شاندار روایات کی وجہ سے پورے ملک میں ایک خاص قدر و منزلت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے ۔

اس دور کی برکات سے جہاں جماعت احمدیہ مستفیض ہو رہی ہے وہاں جماعت احمدیہ سے باہر اقوام بھی بالواسطہ طور پر استفادہ کر رہی ہیں ہمارے ان ہسپتالوں اور سکول سے ایک طرف افریقی ممالک کا ایک عام انسان فائدہ اٹھا رہا ہے تو دوسری طرف سربراہان مملکت خدمتِ خلق کے ان عظیم مراکز سے استفادہ کرنے کو اپنے لیے سعادت خیال کرتے ہیں ۔

اس نظام سے اقوام عالم کو روشناس کرانے کے لیے ہر سال ۲۷ مئی کو جماعت احمدیہ حالات کے مطابق مختلف مقامات پر اجتماعات کا انتظام کرتی ہے ۔

سانوے کے سکول میں بھی مشنری انچارج لائبیریا اور مکرم سردار رفیق احمد صاحب پرنسپل سکول نے باہمی تعاون سے یوم قدرتِ ثانیہ پر ایک اجتماع کا انعقاد کیا ۔ اس اجتماع میں علاوہ عوام الناس کے سانوے کے چیف اور علاقہ کے دوسرے ذی مقتدر حضرات نے شمولیت کی اور نظام قدرت ثانیہ کی ضرورت اور برکات کے دلکش عنادین پر تقاریر سماعت فرمائیں ۔ تبلیغ دین حق صرف ہمارے مشنریز کا کام ہی نہیں اس میدان میں ہمارے اساتذہ اور ڈاکٹرز بھی کسی سے پیچھے نہیں ۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان مجاہدین کی کوششوں کو بار آور کرے اور انسانیت کو جلد تر حقیقت کے پہچاننے کی توفیق دے ۔ آمین ۔

۲ ۔ نیز اقوام متحدہ کے زراعتی پروگرام کے تحت سانوے سکول میں ایک ہزار کوکو کے پودے لگانے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ فوری طور پر سکول کی زمین میں سے دو ایکڑ زمین طلبہ نے صاف کی اور یوم قدرت ثانیہ کے دن ۲۷ مئی کو مشنری انچارج صاحب نے کوکو کا پہلا پودا لگایا ۔ احباب جماعت سے سکیم کی کامیابی کے لیے درخواست دعا ہے ۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

محلہ دارالرحمت وسطی میں درس حدیث

مسجد نصرت محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نماز تراویح اور درس کا انتظام ہے نماز تراویح حافظ بشارت احمد صاحب پڑھا رہے ہیں ۔ نمازِ فجر کے بعد پہلے عشرہ میں مکرم مولوی محمد عثمان صاحب نے (باقی صفحہ ۸)

مسجد احمدیہ کھلنا کا افتتاح

بخیر و خوبی عمل میں آگیا:

بنگلہ دیش کے امیر جماعت نے ۳ وفا ۔ جولائی کے روز اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ مسجد احمدیہ کھلنا کا افتتاح کیا ۔ الحمد للہ ۔

مکرم زاہد رفیق الاسلام صاحب نے کھلنا سے اطلاع دی ہے کہ جمعۃ المبارک کے بابرکت دن جملہ احباب جماعت نے جمع ہو کر اس خوبصورت مسجد کے افتتاح کی تقریب میں شرکت کی بعد ازاں اس مسجد میں سب سے پہلا خطبہ جمعہ دیا گیا اور نماز جمعہ ادا کی گئی ۔ مکرم زاہد رفیق الاسلام صاحب نے احباب جماعت سے درخواست کی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی سے دعائیں فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو کھلنا کے افراد کی ہدایت کا موجب بنائے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں سے احباب جماعت کھلنا کو وافر حصہ عطا فرمائے ۔ اور اس مسجد کی تعمیر میں حصہ لینے والے جملہ احباب کو اپنی برکات سے نوازے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا کرے ۔ آمین ۔

درخواستِ دعا

احباب کرام ! رمضان کے بابرکت ایام میں جبکہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں نسبتاً زیادہ دعائیں کی جاتی ہیں اور زیادہ سے زیادہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کے فرائض ادا کر کے زیادہ ثواب حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو اپنے کسی بھائی کے لئے دعا کرتا ہے تو خدا کے فرشتے اس دعا کرنے والے کے لئے دعا کرتے ہیں ۔ اس طرح دونوں کو فائدہ حاصل ہو جاتا ہے ۔ میں احباب کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ مربیان اور مبشرین اور کارکنان جو اپنے اعزہ و اقارب سے دور اپنے وطن میں یا ممالک غیر میں اشاعت اسلام اور عظمت قرآن اور علو شان خیر الانام حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اظہار کے لئے کام کر رہے ہیں ۔ احباب جماعت ان کو بھی اپنی نیم شبی دعاؤں میں یاد رکھیں ۔ کہ خدا تعالیٰ ان کو کامیاب فرماوے اور اسلام کا جلد بول بالا ہو اور ان کو ان کے لواحقین کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور سب کو خدمات دین اسلام کی بیش از بیش توفیق مرحمت فرماتا رہے ۔ آمین ثم آمین ! جزاکم اللہ تعالیٰ !

طالبِ دعا ۔ سید احمد علی نائب ناظر
اصلاح و ارشاد مقامی ۔ ربوہ

گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ کی مسجد کا افتتاح

جماعت احمدیہ گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ میں نئی مسجد جو کافی عرصہ سے زیر تعمیر تھی اب مکمل ہو گئی ہے الحمد للہ ! مورخہ ۳ جولائی ۱۹۸۱ء کو مرکز سلسلہ سے محترم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی اور مکرم مولوی محمد حسین صاحب صحابی حضرت اقدس امن مبارک موقع پر تشریف لائے اور گوجرانوالہ سے مکرم امیر صاحب ضلع اور چند دیگر حضرات تشریف لائے اور باقاعدہ طور پر اس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا ۔ مکرم شاہ صاحب نے خطبہ جمعہ میں مقامی جماعت کو مبارکباد دی اور مسجد بنانے کے مقصد کو واضح کیا اور پھر اس مقصد کو حاصل کرنے کی طرف دوستوں کو توجہ دلائی ۔ اس کے بعد ۴ بجے تک جلسہ ہوا جس میں مکرم امیر صاحب ضلع اور مکرم مولوی محمد حسین صاحب صحابی حضرت اقدس ، خاکسار مربی سلسلہ احمدیہ گرمولہ ورکاں اور سید احمد علی شاہ صاحب نے دوستوں سے خطاب کیا ۔ اس طرح امن وسیع و عریض اور خوبصورت مسجد کا افتتاح ہوا ۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ !

(عنایت اللہ زاہد مربی سلسلہ احمدیہ گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ● قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۳ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ

۱۶ وفا ۱۳۶۰ ہش

اسلام کے نزدیک زندگی کا مرکزی نقطہ

اللہ تعالےٰ جلشانہ جس نے اپنے بندوں کو دنیاوی مشکلات سے نجات دلانے اور اپنی رضا کی راہوں پر آسانی سے چلنے کے لئے شریعت نازل فرمائی۔ اور زندگی کے ہر پہلو کے بارے میں باریک در باریک احکام بھی اپنی آخری کتاب قرآن شریف اور اپنے آخری تشریعی رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اپنے بندوں کو بتائیں اسی خدا تعالےٰ نے انسانی زندگی کے تمام افعال کا ایک مرکزی نقطہ بھی بیان کر دیا کہ ہر قول و فعل کو اس نقطہ پر پرکھ کر اور اس کسوٹی پر آزما کر دیکھو۔ جو قول اور فعل اس بنیادی نقطہ کے مطابق صحیح ٹھہرے وہی درست اور صحیح ہوگا اور اسی کے ساتھ ہر خیر وابستہ ہوگی۔ اگرچہ بادی النظر میں وہ فعل کسی مسلمہ اسلامی اصول کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

یہ بنیادی نقطہ وہ ہے جس کو حدیث کی سب سے بڑی مستند کتاب بخاری میں سب سے پہلی حدیث کے طور پر درج کیا گیا ہے۔

حدیث کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِیٍٔ مَّا نَوٰی۔ فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ، وَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ لِدُنْیَا یُصِیْبُھَا، اَوِ امْرَاَۃٍ یَنْکِحُھَا فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ

(بخاری باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلعم)

ترجمہ:۔ (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ) سب اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے اور ہر انسان کو اس کی نیت کے مطابق ہی بدلہ ملتا ہے۔ پس جس شخص نے اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کی خاطر ہجرت کی (اور ان کی خوشنودی کے لئے اپنے وطن اور خواہشات کو ترک کیا) اس کی ہجرت اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کے لئے ہی ہوگی۔ لیکن جس نے دنیا حاصل کرنے کے لئے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے ہجرت کی تو اس کی ہجرت کی غرض خدا تعالےٰ کے نزدیک بھی یہی سمجھی جائے گی اور ثواب میں سے اس کو کچھ نہیں ملے گا۔

یہ وہ بنیادی اصول ہے جس پر اسلام انسان کی ساری زندگی کی عمارت استوار قرار دیتا ہے اور یہی وہ اصول ہے جس پر چل کر انسان اللہ تعالےٰ کے نزدیک عزت اور قربت کا مرتبہ پاتا ہے۔ اس راہ پر چلنا بڑا مشکل ہے۔ مگر اس راہ پر چلنے والا آخری رضا کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ اس راہ پر چلنے والوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کسی وقت ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص بڑی نیک نیتی سے پورے خلوص اور کامل اطاعت وفاداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک کام کرتا ہے لیکن اس کام کو غلط زاویہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اس کے ان جانے پہلو اور دور از کار تاویلات کی جاتی ہیں اور بڑی محنت، سچائی اور عرق ریزی سے کئے گئے کام پر پردہ ڈال دیا جاتا ہے۔ ایسا شخص دنیا کے نزدیک افراد کے نزدیک اور بڑے نیک اور دیندار لوگوں کے نزدیک بھی قابل مذمت قرار پاتا ہے۔ اور سب کے نزدیک اس کی حیثیت مشتبہ اور اور ناقابل معافی ہوتی ہے۔ اور اس شخص پر مشکلات و مصائب کا ایک تکلیف دہ دور شروع ہو جاتا ہے۔ اور ابتلاء کے لئے نئے دروازے اس پر کھل جاتے ہیں اس مایوسی اور گھبراہٹ کی حالت میں صرف ایک سہارا اس شخص کے پاس ہوتا ہے اور وہ ہوتا ہے اس کا حسن نیت۔ وہ شخص اپنے اندرونے کو ٹٹولتا ہے۔ اور اپنی روح کی گہرائیوں میں اتر کر اپنا محاسبہ کرتا ہے۔ اور یہ معلوم کرتا ہے کہ اس کے کسی فعل میں بدنیتی تو شامل نہیں تھی۔ جب اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کا فعل کامل خلوص اور نیت کی پوری صفائی اور سچائی پر مشتمل ہے تو اس کی روح ایک گونہ تسلی پکڑتی ہے۔ اور وہ اپنے رب کے آگے جھک جاتا ہے۔ اسے اپنے پیارے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ یاد آتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی اَجْسَامِکُمْ وَلَا اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ۔

(مسلم کتاب البر والصلوۃ)

ترجمہ:۔ (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اللہ تعالےٰ تمہارے جسموں کو نہیں دیکھتا اور نہ تمہاری صورتوں کو کہ خوبصورت ہیں یا بدصورت بلکہ وہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے کہ ان میں کتنا اخلاص اور حسن نیت ہے۔

نیک نیتی سے کام کرنے اور اس کا برا رنگ پکڑ جانے والے کو اس مشکل و مصیبت کے وقت اللہ تعالےٰ کی ذات پر کامل سہارا ہوتا ہے اور اللہ تعالےٰ کے آگے اس کی بخشش اور نجات کا موجب صرف یہی ایک بات ہوتی ہے کہ اس کی نیت نیک تھی۔ اس کا جذبہ سچا تھا اس کا اندرونہ صاف تھا وہ منافق نہیں تھا وہ ریاکار نہیں تھا۔ اس کے نیک ارادے کو بداور اس کی اچھی بات کو برا سمجھ لیا گیا۔

اس کو یاد آتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث یوں ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزَاۃٍ فَقَالَ اِنَّ بِالْمَدِیْنَۃِ لَرِجَالًا مَا سِرْتُمْ مَسِیْرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِیًا اِلَّا کَانُوْا مَعَکُمْ حَبَسَھُمُ الْعُذْرُ

(بخاری کتاب المغازی)

ترجمہ:۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جنگی مہم میں ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ سفر کے دوران میں ایک دفعہ حضورؐ نے فرمایا۔ مدینہ میں کچھ لوگ رہ گئے ہیں جو تمہارے اس سفر میں برابر کے شریک ہیں۔ ان راستوں میں بھی جن پر تم چلتے ہو۔ اور ان وادیوں میں بھی جو تم طے کرتے ہو کیونکہ وہ جان بوجھ کر پیچھے نہیں رہے بلکہ بیماری یا کوئی اور حقیقی عذر ان کی راہ میں حائل ہو گیا ہے۔

اس شخص کو جو سچے ارادے اور نیک نیتی کے ساتھ کام کر کے محض غلط فہمی کی وجہ سے افراد کے نزدیک قابل مذمت ٹھہرتا ہے۔ اسے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ

اگر ایک خاوند اس نیت سے اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالتا ہے کہ میرے خدا کا منشاء یہ ہے کہ میں اپنی بیوی کا خرچ مہیا کروں اور اس کے آرام کا خیال رکھوں تو اس کا یہ فعل بھی خدا کے حضور نیکی شمار ہوگا۔

ان باتوں کو یاد کر کے اس شخص کا دل اطمینان پکڑتا ہے۔ اسے یقین ہو جاتا ہے کہ ایک روز اس کا حسن نیت اور صفائی قلب آشکار ہو کر رہے گی اور اس کے دل کی نیکی اور نیت کا اجر اسے ضرور ملے گا۔ تب وہ اپنے خدا کے حضور کھڑا ہو جاتا ہے اور پورے اعتماد اور بھرپور یقین کے ساتھ اپنے رب کے آستانے پر اپنے آنسوؤں کا نذرانہ پیش کرتا ہے۔ عاجزی سے اس کا دل پگھل جاتا ہے۔ تب اس کا پیارا خدا اسے اپنے ہاتھ سے اٹھا لیتا ہے۔ اس کی زندگی کی مشکلات کو اپنے فضل سے دور کر دیتا ہے۔ اس کی نیت کی صفائی اور ارادے کی سچائی دنیا کے سامنے کھول کر رکھ دیتا ہے تب سب لوگ جان جاتے ہیں کہ محض غلط فہمی کی وجہ سے ایک شخص کو مشکل اٹھانی پڑی جس کو وہ برا سمجھتے تھے وہ برا نہیں بلکہ حسن نیت اور خلوص کا مرقع تھا۔ تب ان کے دل میں بھی اس شخص کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہ سب کچھ اس لئے ہوتا ہے کہ اس شخص نے پہلے روز سے ہی نیت کی صفائی کو اپنا ماٹو قرار دیا تھا اور اسلامی اصول کے مطابق یہی ماٹو دین و دنیا میں کامیابی کا ذریعہ اور انسان کی زندگی کا نقطۂ مرکزی ہے۔ اور یہی آخری فتح حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برکات وفضائل رمضان

مکرم عبدالماجد صاحب طاہر - جامعہ احمدیہ - ربوہ

(۲)

(۱۳) مومن کے رزق میں زیادتی۔

رمضان المبارک کی تیرھویں برکت و فضیلت یہ ہے کہ اس مبارک ماہ میں مومن کے رزق میں زیادتی کردی جاتی ہے۔ مومن کے رزق کو بڑھا دیا جاتا ہے۔ حضورؐ فرماتے ہیں:۔

"شَهْرٌ يُزَادُ فِيهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ"

کہ رمضان المبارک ایک ایسا مہینہ ہے۔ جس میں مومن بندوں کے رزق میں اضافہ کردیا جاتا ہے اس سے مراد ایک تو روحانی رزق ہے۔ اور دوسرے یہ بتایا کہ جب خدا کی خاطر کوئی چیز چھوڑی جاتی ہے تو خدا اس سے کئی گنا بڑھا کر دیتا ہے۔ چنانچہ جب مومن اپنا رزق خدا کی خاطر چھوڑتا ہے تو خدا اس کے رزق میں کئی گنا زیادتی فرماتا ہے اور روحانی خوشحالی کے ساتھ ساتھ مالی خوشحالی بھی فرماتا ہے۔

(۱۴) سحری کھانے میں برکت ہے۔

رمضان کی ایک فضیلت سحری کھانے میں برکت ہے اور اس فضیلت کا تعلق بھی رمضان سے ہی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا:۔

"تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً"۔

سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

اسی طرح مسند امام احمد بن حنبل میں ایک روایت ہے:۔

"السَّحُورُ بَرَكَةٌ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِينَ"

سحری میں برکت ہے خدا تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر خیر و رحمت نازل کرتے ہیں۔

(۱۵) روزہ افطار کرانا:۔

رمضان کی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ اس مبارک ماہ میں انسان کو ثواب حاصل کرنے کے بعض ایسے مواقع بھی ملتے ہیں جو دوسرے مہینوں میں نہیں ملتے جیسے روزہ افطار کرانا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ فَطَّرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةً لِذُنُوبِهِ وَعِتْقُ رَقَبَةٍ مِنَ النَّارِ"

جس کسی نے اس ماہ میں کسی روزہ دار کی افطاری کرائی تو اس کے لئے گناہوں سے مغفرت اور دوزخ کی آگ سے آزادی ہوگی اور اس کو روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا اور اس روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔

روزہ افطار کرانا بہت بڑی نیکی ہے۔ اس سے ایک طرف تو تعلقات محبت بڑھتے ہیں اور دوسری طرف عداوت، بغض، حسد و کینہ وغیرہ دور ہوتا ہے۔ روزہ افطار کرانے سے فرحت و مسرت کی تقاریب پیدا ہوتی ہیں جو ایک اسلامی معاشرہ کی جان ہیں۔ حضورؐ فرماتے ہیں:۔

"مَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِي شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ"

جو کسی روزہ دار کو سیر کر کے کھانا کھلا دے اس کو خدا میرے حوض سے ایسا مکمل سیراب کرے گا جس کے بعد اس کو کبھی پیاس نہیں لگے گی یہاں تک کہ وہ جنت میں پہنچ جائے گا۔

(۱۶) روزہ کے مثل کوئی عمل نہیں۔

"عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مُرْنِي بِأَمْرٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهِ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ"۔ (النسائی)

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ مجھے کسی ایسے کام کا ارشاد فرمائیں جس سے خدا تعالیٰ مجھے فائدہ پہنچائے۔ آپ نے فرمایا کہ تم روزے رکھا کرو۔ اس کے مثل کوئی بھی عمل نہیں۔ اسی طرح صبر و ضبط اور استقامت کے لحاظ سے بھی روزہ کے مثل کوئی چیز نہیں ہے۔

(۱۷) انفاق فی سبیل اللہ۔

رمضان کو سخاوت و خیرات کا مہینہ کہا گیا ہے اس مہینہ میں انسان کثرت سے خدا کی راہ میں صدقات دیتا ہے۔ غریبوں، یتیموں اور مسکینوں کی ہر ممکن مدد کرتا ہے۔ امراء روزہ دار غرباء کے روزے رکھواتے بھی ہیں اور افطار بھی کراتے ہیں۔ غرض روزہ دار اس مبارک ماہ میں خدا تعالیٰ کی راہ میں کثرت سے خرچ کرتے ہیں اور یہی رمضان کی ایک بہت بڑی برکت ہے کہ اس میں انسان کو انفاق فی سبیل اللہ کی توفیق ملتی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں:۔

"كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ كَانَ جِبْرَئِيلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرَئِيلُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ"

(بخاری کتاب الصوم باب اجود ما کان النبیؐ یکون فی رمضان)

حضرت رسول کریم صلعم سخاوت کرنے میں سب سے زیادہ سخی تھے۔ رمضان المبارک میں آپؐ کی یہ عادت اور بھی ترقی کر جاتی۔ رمضان کی ہر رات میں جبرائیلؑ آپؐ سے ملا کرتے اور حضور ان کے ساتھ قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے۔ جب حضرت جبرائیلؑ آپؐ سے ملتے تو آپؐ سخاوت اور خیرات کی خدا کی بھیجی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ ہوا کرتی ہے۔

انسان سال کے دوسرے مہینوں میں بھی سخاوت و خیرات کرتا ہے۔ لیکن رمضان میں اس کی یہ سخاوت و خیرات بہت تیز ہو جاتی ہے۔ اس سخاوت و خیرات کی یہ تیزی رمضان کی برکت و فضیلت ہے۔

(۱۲) اعتکاف:۔

رمضان کی ایک عظیم الشان برکت و فضیلت یہ ہے کہ اس مبارک مہینہ کے آخری دس ایام میں روزہ دار کو ایک عظیم نعمت سے نوازا جاتا ہے اور وہ نعمت اعتکاف ہے۔

انسان ہر قسم کے دنیاوی کاروبار چھوڑ کر عبادت کی نیت سے خدا کی رضا اور اس کی محبت کے حصول کے لئے مسجد میں رات دن قیام کرتا ہے اور خدا کا ہی ہو جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرماتے تھے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔

"إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ"۔

(بخاری کتاب الصوم۔ باب الاعتکاف فی العشر الاواخر)

حضور رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے۔ وفات تک آپؐ کا یہی معمول رہا۔ آپؐ کے بعد آپؐ کی ازواج مطہرات بھی اعتکاف فرماتی رہیں۔

اعتکاف کرنے والا گناہوں سے رک جاتا ہے اور تمام برے کاموں سے محفوظ رہتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرنے والے کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"وَهُوَ يَعْتَكِفُ عَنِ الذُّنُوبِ وَيُجْرَى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا"

(ابن ماجہ۔ باب فی ثواب الاعتکاف)

معتکف گناہوں سے رکا رہتا ہے اور اس کی نیکیوں کا حساب ساری نیکیاں کرنے والے شخص کی طرح جاری رہتا ہے۔

(۱۹) لَيْلَةُ الْقَدْرِ۔

رمضان کی ایک بہت بڑی فضیلت یہ ہے کہ اس میں لیلۃ القدر آتی ہے۔ بیہقی میں حضرت سلیمان فارسی سے یہ روایت مروی ہے۔

"خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ شَهْرٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ"

ماہ شعبان کے آخری دن حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے خطاب فرمایا۔ جس میں آپؐ نے فرمایا کہ اے لوگو! تم پر ایک قابل عظمت و برکت مہینہ چڑھ رہا ہے۔ اس مبارک ماہ میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار دن مہینوں سے بھی بہتر ہے۔

پھر حضورؐ لیلۃ القدر کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي كُبْكُبَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُصَلُّونَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ أَوْ قَاعِدٍ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ"

جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو حضرت جبرائیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرشتوں کے جھرمٹ میں نزول فرماتے ہیں اور ہر اس بندہ کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں جو کھڑا یا بیٹھا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ القدر کو تلاش کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا:۔

"تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ"

(بخاری۔ کتاب الصوم۔ باب تحرّ ولیلۃ القدر فی الوتر)

شب قدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔ اس حدیث میں یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ رمضان کے آخری حصہ میں اپنی عبادتوں اور دعاؤں اور گریہ وزاری کو انتہا تک پہنچا دو۔ تاکہ خدا تعالیٰ بھی انتہائی رحمت کے ساتھ تمہاری طرف متوجہ ہو اور اپنی رضا کے عطر سے تمہیں معطر کرے۔

(۲۰) عید الفطر:۔

وہ مومن جو خدا تعالیٰ کی خاطر رمضان کے روزے رکھنے کی پابندی کرتے ہیں اور ان کی جملہ شرائط پوری کرتے ہیں اور روزوں کی تلخی اور تکلیف کو محض رضاء الٰہی کے لئے بشاشت سے قبول کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو پانے کے لئے پورا ایک ماہ کوشاں رہتے ہیں تو خدا تعالیٰ اپنے وعدہ ....

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا

کے مطابق جنت کے دروازے ان پر کھول دیتا ہے۔ اس طرح وہ لوگ لقاء خداوندی کے وارث بنائے جاتے ہیں۔

رمضان کی تلخی اور مشقت کے بعد عید کا دن آتا ہے۔ اس روز خدا تعالیٰ روزہ داروں کو حکم دیتا ہے کہ اب تم خوب خوشیاں مناؤ تم نے اپنے مقصد یعنی لقاء الٰہی کو پا لیا ہے۔ لیکن دوسری طرف کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے رمضان کی مشقت سے منہ موڑ لیا تھا تو آج کا دن ان حضرات کے لئے خدا کی محبت و پیار کا دن نہیں ہے بلکہ خدا کی ملامت کا دن ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری عاجزانہ دعا ہے کہ وہ اس دن کو ہم سب کے لئے حقیقی خوشی والا بنائے۔ آمین۔

الغرض رمضان روحانی دنیا کا موسم بہار ہے۔ انسانی اعمال کی خشک اور بوسیدہ ٹہنیاں الگ ہو جاتی ہیں اور حسنات اور نیکیوں کی نئی کونپلیں پھوٹتی ہیں اور انسان کا شجر وجود روحانی برکتوں سے لہلہا اٹھتا ہے۔ اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان کو سید الشہور (مہینوں کا سردار) قرار دیا ہے۔ انسان اس میں ایک طرف تو وہ اعمال بجا لاتا ہے جس کے نتیجہ میں وہ شیطان کے چنگل سے نکلتا اور رب کریم کی گود میں جا بیٹھتا ہے اور دوسری طرف وہ اس روحانی تربیت گاہ میں خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کی تربیت حاصل کرتا ہے اور وہ طریقے سیکھتا ہے جس سے اس کے اور بارگاہ ایزدی کے درمیان تمام پردے اٹھا دیئے جاتے ہیں۔

پس اے عزیزو! رمضان ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کی قدر کریں اور اپنی جھولیاں اس کی برکتوں سے بھر کر خوش نصیبوں کے گروہ میں شامل ہو جائیں۔ آمین ثم آمین۔

صوم (روزے) کی اہمیت اور فضیلت

مکرم محمد طفیل صاحب مرزا ایم۔ اے موقف ۹۲۔ خورشید روڈ لاہور چھاؤنی

اسلام کے بنیادی ارکان میں جس رکن کو دوسری اہمیت حاصل ہے وہ صوم (روزہ) ہے نماز کی اہمیت، انسان کی ظاہری اور باطنی طہارت کے سلسلے میں اس کا کردار۔ افضل عبادت کے ساتھ ساتھ انسانی صحت کے لئے اسکی ناگزیریت وہ پہلو ہیں جن پر بہت لکھا جا چکا ہے۔ خدا نے توفیق دی تو بہت جلد میں اس سعادت میں حصہ دار بننے کی کوشش کروں گا۔

مدینہ میں ہجرت کے دوسرے سال مسلمانوں پر روزہ فرض ہوا اور اس ارفع مقصد کی تکمیل کے لئے ماہ رمضان کی تخصیص ہوئی۔ اس سے قبل حضور سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دسویں محرم کو نفلی عبادت کے طور پر روزہ قائم فرماتے اور اپنے پیروکاروں کو بھی اسکی تلقین فرماتے۔ حتیٰ کہ بخاری شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے ذکر ہے کہ۔

"قریش میں پہلے سے بھی دسویں محرم کو روزہ رکھنے کا رواج موجود تھا"۔

اس طرح پتہ چلتا ہے کہ صوم کا رواج اس وقت مکہ میں موجود تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تھے۔ لیکن ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ۔

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ ہجرت کی اور وہاں یہودیوں کو دسویں محرم پر روزہ رکھتے دیکھا اور یہ بتایا گیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس موقع پر روزہ رکھا تھا جس کی وجہ سے اُن میں اس کی اہمیت پائی جاتی ہے۔"

قرآن مجید میں صوم (روزے) کا بنیادی ذکر تو سورۃ البقرہ کی آیت ۱۸۳ میں اس طرح مذکور ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر بھی (روزوں کا رکھنا اسی طرح) فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں تا کہ تم (روحانی اور اخلاقی) کمزوریوں سے بچو۔

اس آیت کریمہ سے صاف ظاہر ہے روزے پہلی قوموں پر بھی فرض کئے گئے یہ الگ بات ہے کہ ان کی مکمل شکل اور کلی تاکید اسلام کے حصے میں آئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نہ صرف خود روزے رکھے بلکہ اپنے پیروکاروں کو ان کے رکھنے کی تاکید فرمائی۔ یہودیوں میں ان کے رکھنے کا ایسے وقت میں خاص طور پر معمول تھا جب ان پر کوئی مصیبت ٹوٹ پڑتی۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے اس وقت سات ایام کے روزے رکھے جب ان کا معصوم بچہ بیمار تھا۔ موسوی قانون کے مطابق ان کے پیروکار اپنے گناہوں کے کفارے کے طور پر روزہ رکھتے۔ حضرت موسیٰؑ کے چالیس یوم کے روزے، جن کو حضرت عیسیٰؑ نے بھی اپنایا اس حقیقت کے غماز ہیں کہ صوم کو ہر قوم پر فرض کیا گیا یا عبادات میں ان کا واضح مقام متعین رہا۔ ان میں یہ تصور بھی کچھ کم مقبول نہ تھا کہ مصائب۔ تکالیف۔ دکھ۔ درد اور غم سب گناہوں کے نتیجے میں آتے ہیں اور ان کے کفارہ کے لئے روزہ اشد ضروری ہے۔

اسلام ہی وہ مکمل ضابطۂ اخلاق و حیات ہے جس نے عبادت کا حقیقی مقصد واضح کیا۔ اسلام نے ایسے ہر تصور کو رد کیا کہ مصائب انسانی گناہوں کے آئینہ دار ہیں یا یہ کہ خدا کے غضب سے بچنے کے لئے روزے کی شکل میں خود کو مسلسل

صلوٰۃ تسبیح

مکرم سید احمد علی شاہ صاحب
نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ

رمضان المبارک کے ایام میں ہر مسلمان دیگر مہینوں کے مقابلہ میں طرح طرح کی نیکیوں میں زیادہ توفیق حاصل کرتا ہے جو رمضان کی ایک نمایاں برکت ہے۔ اس بابرکت مہینہ میں جسقدر ممکن ہو نماز تسبیح بھی ادا کی جاتی ہے۔ چونکہ نئی نسل کو بعض مسائل کی واقفیت کرانا ضروری ہوتا ہے اس لئے نماز تسبیح کے بارہ میں تحریر کیا جاتا ہے

صحاح ستہ کی احادیث۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ ترمذی کے علاوہ ابن حبان۔ حاکم اور بیہقی وغیرہ میں آتا ہے کہ۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو اس طرح ترغیب فرمائی کہ اے چچا عباس! کیا میں آپ کو ایسی دس باتیں نہ بتاؤں کہ آپ جب انہیں کریں تو اس سے اللہ تعالیٰ آپکے اگلے پچھلے۔ نئے پرانے۔ قصداً و سہواً۔ چھوٹے بڑے۔ ظاہر اور پوشیدہ سب گناہ بخش دے اور وہ دس باتیں یہ ہیں۔ آپ چار رکعت نماز پڑھیں اور ہر رکعت میں فاتحہ شریف اور سورۃ پڑھنے کے بعد کھڑے کھڑے پندرہ مرتبہ یہ کلمات "سُبْحَانَ اللّٰهِ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ" کہیں۔ پھر رکوع میں یہی کلمات طیبات دس مرتبہ کہیں۔ پھر جب رکوع سے سر اٹھائیں تو کھڑے ہو کر دس مرتبہ یہ کلمات کہیں پھر سجدہ میں دس بار کہیں۔ پھر سجدہ سے سر اٹھا کر بیٹھیں تو دونوں سجدوں کے درمیان دس بار یہ کلمات کہیں پھر دوسرا سجدہ کریں تو اس میں دس بار کہیں۔ پھر جب دوسرے سجدے سے سر اٹھائیں تو (جلسہ استراحت میں) دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہونے سے پہلے دس دفعہ کہیں یہ ہر ایک رکعت میں ۷۵ بار ہوا اور اسی طرح چاروں رکعتوں کو پورا کریں۔ اور اگر آپ ہر روز ایک مرتبہ (نماز تسبیح) پڑھ سکیں تو ہر روز پڑھیں اور اگر ہر روز نہ پڑھ سکیں تو ہر جمعہ میں ایک بار پڑھ لیں اور اگر ہر جمعہ میں نہ پڑھ سکیں تو ہر مہینہ میں ایک بار پڑھ لیں اور اگر ایسا نہ کر سکیں تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیں اور اگر یہ بھی نہ کر سکیں تو تمام عمر میں ایک مرتبہ ہی پڑھ لیں"

(مشکوٰۃ ص۱۱۷، حصن حصین ص۴۲۰ - ۴۲۱)

خدا تعالیٰ سب کو اس پر عمل کی توفیق دے کر سب کو اپنی مغفرت سے نوازے۔ آمین ثم آمین۔

تکلیف دہ وغیرہ۔ اس میں شک نہیں کہ قرآن مجید ایسے روزوں کا بھی ذکر کرتا ہے جو قانونِ قدرت کے سلسلے میں برتے گئے۔ اغماض یا غفلت جیسی حالت کے کفارے کو پورا کرنے کے لئے روزے فرض کئے گئے ہیں لیکن ان کی وضاحت پوری طرح موجود ہے اور ماہ رمضان کے روزوں کا حکم بالکل واضح اور الگ ہے۔

عبادات کے دوسرے رکن کے طور پر جن روزوں کا ذکر ہے ان کی ایک الگ فضیلت ہے اور انہیں روحانی، اخلاقی اور جسمانی ڈسپلن کی اعلیٰ ترین شکل قرار دیا گیا ہے۔

صوم کو مستقلاً فرض قرار دے کر اسلام نے اس کی اس محدود شکل کو ختم کر دیا ہے جو یہودیوں میں یا ماضی کے دیگر مذاہب میں گناہوں کے کفارے کے طور پر متعین تھی۔ کفارے کی ضمنی حیثیت کی بجائے خدائے عزوجل نے صوم کو فرض قرار دے کر اس کی فضیلت کو اعلیٰ اور جامع قرار دے دیا ہے۔

اسلام کے مطابق صوم روحانی ڈسپلن کی بنیاد ہے۔ سورۃ توبہ کی آیت ۱۱۲ میں اور سورۃ التحریم کی آیت ۵ میں

السَّائِحُوْنَ اور

السَّائِحَاتِ (توبہ کرنے والے)

کا ذکر اسی ڈسپلن کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ روزہ رکھنے والوں کو یہ (توبہ کرنے والے کا) خطاب دیا گیا ہے۔ جب ایک انسان نہ صرف کھانے پینے کی چیزوں بلکہ ہر قسم کے گناہ سے پرہیز کرتا ہے تو اسے

السَّائِحُوْنَ اور

السَّائِحَاتِ (توبہ کرنے والے)

کہا جاتا ہے۔ روزے (صوم) کو خدا تعالیٰ کے حقیقی قرب کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔

اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ○

جب دعا کرنے والا (روزوں کے ساتھ) مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں سو چاہیئے کہ وہ (دعا کرنے والے بھی) میرے حکم کو قبول کریں مجھ پر ایمان لائیں تا ہدایت پائیں۔

حدیث شریف میں بار بار آیا ہے کہ انسان کو چاہیئے کہ وہ روزوں کے ذریعے خدا تعالیٰ کی رضائے حقیقی کو حاصل کریں بخاری شریف (۲:۲۸) میں یوں مذکور ہے۔

"حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ (صوم) ایک ڈھال کی مانند ہے" اور یقیناً اللہ تعالیٰ کو ایک روزے دار کے منہ کی بُو کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ معطر لگتی ہے۔ ایک روزے دار خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کھانے پینے اور دوسری خواہشات سے اجتناب کرتا ہے۔

روحانی اور اخلاقی ڈسپلن کے ساتھ ساتھ اس میں سماجی قدروں کی پہچان بھی بدرجۂ اتم موجود ہے۔ امیر جسے دنیا کی ہر نعمت میسر ہوتی ہے۔ جب وہ روزہ رکھ کر دن بھر ہر کھانے کی نعمت سے خود کو محروم رکھتا ہے تو اسے اپنے غریب بھائی کی ضرورتوں کا خیال آتا ہے۔ اس میں قربانی کا ایک عظیم جذبہ موجزن ہوتا ہے اور اسے دوسرے کی بھوک، پیاس کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

روزہ انسان کی جسمانی بالیدگی کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ سال بھر میں ایک مہینہ روزہ رکھنے سے انسان کی جسمانی بیماریوں سے چھٹکارا حاصل کرتا ہے اور سب سے بڑھ کر انسان میں صبر و قناعت کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ روزے جیسے ارفع فرض پر قائم رہنے والے کو مشکل وقت میں بھوک، تنگی وغیرہ کو مکمل صبر سے برداشت کرنے کی ٹریننگ حاصل ہوتی ہے۔

اسلام وہ عظیم مذہب ہے جس میں عبادات کا بڑا عظیم تصور موجود ہے۔ خدا تعالیٰ نے عبادت کو جہاں روحانی اور اخلاقی ترقیات کا زینہ قرار دیا ہے وہاں انہیں جسمانی اور دنیاوی نعماء کا بھی ایک بہت بڑا ذریعہ قرار دیا ہے۔

وما علینا الا البلاغ

رمضان المبارک

رمضان المبارک کی برکات سے خود بھی خوب استفادہ فرمائیں اور اپنی دعاؤں میں نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام کے مجاہدین (ڈاکٹرز اور ٹیچرز) کو بھی ضرور یاد فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے بلائی بھائیوں کی شاندار خدمات کی توفیق دیتا چلا جائے تا غلبہ اسلام کی مہم جلد تر سر ہو! آمین!!

نیز آج کل مغربی افریقہ کے احمدیہ سکولوں میں تعمیر کا کام بھی جاری ہے ان کی جلد تکمیل کے لئے بھی احباب جماعت خاص طور پر دعا فرمائیں!

(سیکرٹری نصرت جہاں ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری بھابی

(از مکرم ڈاکٹر میجر محمد اسحٰق صاحب بقاپوری ۱۰۷ ڈی ماڈل ٹاؤن لاہور)

(۱) ۱۹۴۱ء کا واقعہ ہے میں امرتسر میں میڈیکل کالج میں زیر تعلیم تھا کہ حضرت والد صاحب حضرت مولانا بقاپوری صاحب میرے پاس امرتسر اچانک تشریف لے آئے۔ ان کی آمد چونکہ اچانک اور غیر متوقع تھی اس لئے مجھے تشویش ہوئی اور آپ سے آمد کی وجہ دریافت کی۔ کچھ یوں گفتگو ہوئی۔

باپ:۔ میں اس لئے آیا ہوں کہ اسمٰعیل نے کہا ہے کہ اس کی شادی کر دی جاوے۔

بیٹا:۔ تو کر دیں۔

باپ:۔ نہیں بیٹا! میں اس بات کا حامی ہوں کہ اگر لڑکا شادی کے لئے کہے تو اس کی شادی فوراً کر دینی چاہیئے۔ میں اس لئے آیا ہوں کہ کہیں تم بھی تو شادی کرنا نہیں چاہتے۔؟

بیٹا:۔ نہیں ابا جان! میری تو خواہش ہے کہ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کرنے کے بعد ہی شادی کروں۔

(۲) حضرت والد صاحب مطمئن واپس تشریف لے گئے۔ میں اور برادرم اسمٰعیل دونوں جڑواں بھائی ہیں۔ ان کی شادی کے لئے حضرت مرزا محمد شفیع صاحب کی صاحبزادی امۃ المجید کے لئے بات چلی۔ اسی دوران میں میں قادیان آیا تو حضرت مرزا صاحب سے بھی خاصی ملاقات ہوئی۔ بعد میں اس لطیفہ کا پتہ چلا کہ حضرت مرزا صاحب نے حضرت مصلح موعود کی خدمت میں حاضر ہو کر رشتہ کی بات بتائی اور اپنی رضامندی ظاہر کر کے منظوری کی درخواست کی۔ اس پر حضور نے دریافت فرمایا کہ آیا لڑکا دیکھ لیا گیا ہے تو حضرت مرزا صاحب نے اپنی سادگی میں فرمایا کہ نہیں حضور اس کا جڑواں بھائی دیکھ لیا ہے۔ حضور اس پر بہت محظوظ ہوئے اور ازراہ مزاح فرمایا کہ آپ نے شادی تو جڑواں بھائی سے نہیں کرنی نا! آپ رضامند ہیں۔ خاندان کے افراد آپ نے دیکھ لئے ہیں۔ پھر بھی لڑکا جب بھی آوے تو اس کو دیکھ لیں۔

(۳) کچھ عرصہ بعد برادرم اسمٰعیل دہلی سے قادیان آئے تو حضرت مرزا صاحب سے مشرف بملاقات ہوئے ان دنوں ہم لوگ حضرت مصلح موعود سے بے تکلفی سے اظہار خیال کر لیتے تھے۔ اتفاق سے نکاح کے لئے منگل کا دن مقرر ہوا۔ اسمٰعیل صاحب نے یہ شرط رکھی کہ منگل کے روز نکاح نہیں ہوگا۔ حضور کو اس مطالبہ کا خاص احساس ہوا اس لئے حضور نے نکاح کے لئے شام کا وقت رکھ دیا۔ اور خطبہ نکاح میں یہ فرمایا کہ عزیز کے احساس کے لئے میں نے شام کا وقت رکھا ہے کہ منگل کے اثرات دوپہر کے بعد زائل ہو جاتے ہیں۔ ویسے دنوں کا اتنا زیادہ خیال نہیں رکھنا چاہیئے۔

(۴) یوں امۃ المجید حضرت مولانا بقاپوری صاحب کی بہو بن کر آئیں اور ہمارے گھر کا فرد بن گئیں۔ جلد ہی قادیان سے دہلی روانہ ہو گئیں کہ وہاں ان کے میاں تعینات تھے۔ یوں دہلی ان کا آبائی شہر بھی تھا کہ حضرت مرزا محمد شفیع صاحب کا خاندان دہلی کے چند مقامی خاندانوں میں سے تھا جو احمدی ہوئے۔ دہلی میں اکثریت باہر کے احمدیوں کی تھی میں اور برادرم اسمٰعیل دو جڑواں بھائی ہیں۔ بعد میں میری شادی ہو جانے کے بعد یہ عقدہ کھلا کہ قدرت کی طرف سے یہ عطیہ دیا گیا کہ ہم دونوں کی بیویوں کی تاریخ پیدائش بھی ایک ہی ہے۔

(۵) ہماری بھابی خاموش طبیعت واقع ہوئی تھیں۔ اس لئے زیادہ بول چال پسند نہیں کرتی تھیں۔ ان کی بڑی بہن حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب سے بیاہی ہوئی تھیں اور ان کی (بڑی بہن کی) بیٹی یعنی امۃ المجید کی سگی بھانجی حضرت مصلح موعود کے عقد میں تھیں۔ اس کے باوجود بھابی کی طبیعت میں سادگی بہت تھی اور کسی قسم کی رعونت نہ تھی طبیعت کی بہت ٹھنڈی اور جھگڑوں سے دور بھاگنے والی تھیں۔ حالات پر قانع، عسر اور یسر میں یکساں شکر گزار۔ خاوند کی فرمانبردار اور اپنے ساس سسر کی خدمت کے لئے دل میں تڑپ رکھتی تھیں۔ حضرات والدین ہر دو کو میں نے بھابی کے حق میں ہمیشہ اچھے الفاظ ہی کہتے سنا ہے۔

(۶) نماز روزہ کی پابند اپنی اولاد کو تلقین کرنے والی بلکہ کئی دفعہ اپنے خاوند کو بھی پابندی کی تلقین کرتیں۔ بہت ملنسار۔ مہمان کے آنے پر خوشی کا اظہار کرنے والی۔ خوش خلق خاتون تھیں۔ اپنے بچوں کو قرآن شریف پڑھاتیں تو محلے کے کئی بچے بھی ساتھ ہی پڑھتے۔

(۷) پاکستان بننے کے بعد بھابی بمع اہل و عیال کراچی آ گئیں۔ برادرم اسمٰعیل کو کراچی میں ایک عدد مکان محکمہ بحالیات کی طرف سے ملا تھا۔ لیکن اس کو چھوڑ دیا گیا اور گورنمنٹ کی طرف سے ایبے سینیا لائنز میں الاٹ شدہ کوارٹر میں تبدیل ہوئے اور مستقل رہائش وہیں رکھی۔ اپنی عمر کے آخری سالوں میں البتہ اپنے چھوٹے بیٹے محبوب احمد بقاپوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے پاس (KANNUR) کے علاقہ میں رہائش پذیر ہوئیں۔ جو کہ وہاں بطور انجینئر تعینات ہیں اور ایک بنگلہ رہائش کے لئے ملا ہوا ہے۔

(۸)۔ وفات سے ایک سال قبل جگر میں سوزش کی وجہ سے ہسپتال میں کچھ عرصہ داخل رہیں۔ بعد میں ان کو آنکھوں میں موتیا کی شکایت ہو گئی۔ پٹھوں کی تکلیف اور جوڑوں کی درد مزید تکالیف کا باعث بنے کہ ایک سیڑھی بھی چڑھنا مشکل ہو جاتا۔ اپنے چھوٹے بیٹے محبوب احمد لقاپوری کی شادی کے لئے بہت متفکر تھیں کہ اولاد میں سے یہ ہی ایک شادی کے لئے باقی رہ گئے تھے۔

(۹) اپریل ۱۹۸۱ء میں عزیز محبوب کی شادی ربوہ میں ہوئی تو سب بچوں کی شادی کے فرض سے سبکدوشی پر بہت خوش تھیں۔ کراچی واپس جانے سے قبل اپنے میاں پر زور دے کر اپنی وصیت کا حساب صاف کروایا اور بقایا ادا کر کے سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔ بلکہ اس کام کے لئے کچھ دن مزید ربوہ میں قیام کیا اور پھر خوش خوش کراچی واپس گئیں۔

(۱۰) قدرت کو شاید ان کی اولاد کی شادیوں کے فرائض سے سبکدوشی کا انتظار تھا۔ کراچی میں جا کر بیمار ہوئیں۔ اور ہسپتال میں داخل ہوئیں۔ وہی جگر کی بیماری عود کر آئی تھی۔ خیال تھا کہ اس بیماری کے بعد ان کی آنکھوں کا آپریشن کرا لیا جاوے گا کہ ان کی نظر اب بالکل بند ہو چکی تھی۔ ماہ مئی ۱۹۸۱ء کے تیسرے ہفتہ میں ہسپتال سے فارغ ہو کر گھر آگئیں۔ لیکن نقاہت بہت ہو گئی تھی۔ دو ہی دن بعد تشویشناک حالت میں ہسپتال میں داخل کرانا پڑا۔ پرائیویٹ کمرہ خالی نہ تھا۔ اور ہسپتال کے قوانین کے مطابق کوئی رشتہ دار رات کو مریض کے پاس نہ رہ سکتا تھا۔ ایک ہی دن بعد حالت مزید تشویشناک ہو گئی۔ جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات اکیلی رہنے کے بعد بروز ہفتہ ۲۳ر مئی ۸۱ء صبح آٹھ بجے کے قریب وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

عملہ ہسپتال نے سانحہ کی اطلاع بذریعہ فون گھر پر دی۔ جنازہ ۲۴ر مئی کو ربوہ لا کر وہیں مقبرہ بہشتی میں تدفین ہوئی۔

(۱۱) مرحومہ میں جہاں اور بہت سی خوبیاں تھیں ان میں سے ایک ادائیگی حقوق ہمسائیگی بھی تھی۔ کیا دہلی کیا کراچی ہمسایوں سے بہت اچھے تعلقات رکھے۔ ہمسایوں کا بہت خیال رکھتیں اور ان کی غمی خوشی میں برابر کی شریک ہوتیں غریبوں کے بچوں کو چپکے چپکے پیسے بانٹتی تھیں۔ مرحومہ کے وجود کا دین کے ساتھ خاص تعلق تھا۔ وہ جماعت کے ایک عالم حضرت مولانا لقاپوری صاحب کی بہو بنیں۔ ان کی ایک بیٹی ایک مبلغ سے بیاہی گئی۔ اور ان کا ایک بیٹا ایک مبلغ کی بیٹی سے بیاہا گیا۔ تین لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ جو سب شادی شدہ ہیں۔ اپنے فرائض بکلی طور پر احسن طریق سے ادا کر کے اللہ کے حضور خوش خوش حاضر ہونے والی ایک نیک خاتون پر خدا کی ہزاروں رحمتیں ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرما دے اور جنت الفردوس میں ان کے درجات بلند فرما دے۔ آمین۔

انصار اللہ اور وقفِ جدید کی مالی قربانیاں

سیدنا حضرت مصلح موعود نے وقف جدید کے متعلق فرمایا:۔

"اب بعض وعدے ایسے آ رہے ہیں جن سے پتہ لگتا ہے کہ جماعت کے افراد پر یہ بات واضح ہو گئی ہے اور وہ اسے سمجھ رہے ہیں۔ چنانچہ اب چھ روپے سے زیادہ کے وعدے بھی آ رہے ہیں۔ لیکن جب یہ بات پوری طرح سے واضح ہو جائے گی تو ایسے دوست بھی نکل آئیں گے جو مثلاً ۵۰۰/- روپے یا ۶۰۰/- روپے دے دیں اور پھر اللہ تعالیٰ اسے اور پھیلائے گا تو ایسے مالدار بھی نکلیں گے جو اکیلے ہی اپنی طرف سے اس تحریک میں ہزار یا ڈیڑھ ہزار، دو ہزار، چار ہزار روپے بھی دے دیں۔"

(الفضل ۲۲ر جنوری ۱۹۵۸ء)

خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کا مبارک فرمان ہر سال کئی کئی بار اپنی پوری شان کے ساتھ پورا ہوتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے دوستوں کو جو اس فرمان کو پورا کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ اپنے فضل و کرم سے جزاء خیر عطا فرمائے۔ اور ان کے اموال اور اولاد میں برکت دے۔ آمین

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ذی ثروت احمدی احباب کو ۵۰۰/- روپے یا ۱۰۰۰/- روپے یا اس سے زائد چندہ وقف جدید ادا کر کے معاونین خاص میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

تمام زعماء انصار اللہ سے گزارش ہے کہ اپنی جماعت کے زیادہ سے زیادہ دوستوں کو وقف جدید کے معاونین خصوصی میں شامل کرنے کی سعی فرمائیں اور مرکز میں ایسی رپورٹیں بھجوائیں۔

(قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

چندہ وقفِ جدید ناصرات

ے ناصرات الاحمدیہ کو مبارک عید ہو
ان کی کوشش ان کی ہمت قابلِ تقلید ہو

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"اس چندہ کا ایک حصہ میں نے احمدی بچوں اور بچیوں کی تربیت کی غرض سے ان کے ذمہ لگایا تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ کوئی احمدی بچہ اور بچی ایسی نہ رہے جو اپنی خوشی سے رضاکارانہ طور پر اپنے جیب خرچ میں سے تھوڑی بہت رقم بچا کر اس تحریک میں پیش نہ کرے۔" (خطبہ جمعہ ۴ر جنوری ۱۹۸۰ء)

موجودہ شرح کے مطابق چندہ کم از کم ایک روپیہ ماہوار ہے۔ میں بچیوں سے امید رکھتی ہوں کہ وہ پہلے سے بھی زیادہ عیدی کی رقم میں سے بخوشی ایک بڑا حصہ چندہ وقف جدید میں (شعبہ ناصرات) کے الفاظ کی وضاحت کے ساتھ ادا کر کے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں گی۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اعلانات

(۱) مرکزی امتحانات کے حل شدہ پرچے جلد واپس بھجوا دیں

(۲) ماہِ اگست کے مطالعہ کی کتاب "گناہ سے نجات" مقرر ہے۔

(۳) مرکزی مقالہ بعنوان جنگ موتہ و غزوہ تبوک۔ حجم دس ہزار الفاظ:۔

اوّل انعام۔ ۷۰۰ روپے دوم انعام: ۵۰۰ روپے
سوم " - ۳۰۰ "

آخری تاریخ ۳۱ر جولائی ۱۹۸۱ء

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دُعا

خاکسار کی اہلیہ بوجہ یرقان بیمار ہے۔ ان دنوں بیماری میں کچھ افاقہ ہے۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

(محمود انور خوشنویس۔ ربوہ)

میری خوشدامن محترمہ شریفہ بی بی صاحبہ آف میانوالی خانوالی ضلع سیالکوٹ حال دارالعلوم وسطی ربوہ کو گرنے کی وجہ سے ٹخنے پر سخت چوٹ آئی ہے اور ٹخنے کی ہڈی اتر گئی۔ جو بعد میں چڑھا دی گئی۔ قریباً دو ہفتے سے سخت تکلیف رہی ہے۔ احباب کرام اور بہنوں کی خدمت میں ان کے لئے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(عبدالخالق کارکن صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ ربوہ)

میرا چھوٹا بھائی نصیر احمد نجم کافی عرصہ سے جرمنی میں بیمار ہے ڈاکٹروں نے معدہ میں زخم بتایا ہے علاج جاری ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ رب کریم ہمارے پیارے بھائی کو کامل و عاجل شفا سے نوازے۔ آمین۔

(میر احمد جاوید جامعہ احمدیہ ربوہ)

خاکسار کے والد محترم محمد عبدالحق صاحب مجاہد امرتسری آف گنج مغلپورہ لاہور گزشتہ سات ماہ سے بیمار ہیں۔ درمیان میں کبھی کبھی وقفہ ہو جاتا رہا لیکن گزشتہ چند دنوں سے طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ چلنے پھرنے سے بھی معذور ہیں۔ کمزوری بہت ہو چکی ہے بعض اوقات تو بخار بھی ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے پریشانی بہت ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

(محمد انوار الحق۔ گنج مغلپورہ لاہور)

میں آج کل گھریلو حالات کی وجہ سے ذہنی طور پر سخت پریشان ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری جملہ پریشانیاں دور فرمائے۔

(ریاض احمد چوہدری۔ مغل آباد راولپنڈی)

خاکسار کے بچے اور بچیوں نے ایف اے۔ بی ایس سی اور ایف ایس سی کا سالانہ امتحان دیا ہوا ہے۔ ان تمام کی شاندار کامیابی کے لئے دعا کریں۔

(شیخ جمیل احمد رشید۔ ریونیو آفیسر واپڈا۔ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان دارالقضاء

مکرمہ نصیرہ بی بی صاحبہ ۳۱/۲۱ محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم نذیر احمد صاحب وفات پا گئے ہیں - قطعہ ۳۱/۲۱ رقبہ ۱۰ مرلہ محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ مرحوم کے نام الاٹ ہے - میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں -

۱- منصور احمد صاحب ۲- سعید احمد صاحب ۳- امۃ القیوم صاحبہ
۴- امۃ الکلثوم صاحبہ -

پلاٹ مذکور میرے نام منتقل کئے جانے پر مرحوم کے ورثاء کو کوئی اعتراض نہیں ہے - لہذا استدعا ہے کہ قطعہ ۳۱/۲۱ دارالعلوم شرقی ربوہ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمادیں -

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ملتان میں مجالس مذاکرہ اور حضور ایدہ اللہ کے دورہ کی فلم

مورخہ ۲۵، ۲۶ جون بروز جمعرات و جمعہ مجلس انصاراللہ ملتان کے زیر انتظام مجالس مذاکرہ منعقد ہوئیں جس میں مرکز سے محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد اور مولانا دوست محمد صاحب شاہد تشریف لائے - دونوں روز اسّی سے زائد غیر از جماعت احباب جو ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھتے تھے شریک ہوئے -

جماعت احمدیہ کے عقائد اور اسلام کے معاشی نظام کے بارے میں کثرت سے سوالات ہوئے جنکے نہایت مدلل اور تسلی بخش جوابات دیئے گئے - یہ پروگرام اس قدر دلچسپ اور معلومات افزا تھے کہ مہمان سامعین میں سے تقریباً ہر شخص نے کوئی نہ کوئی سوال ضرور کیا اور سوالات کی کثرت کے باعث یہ پروگرام دوسرے دن یعنی ۲۶/۶ تک جاری رکھنا پڑا -

چنانچہ جمعہ کے دن ۸ بجے رات صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ہمراہ تشریف لانے والے وفد نے وی - سی - آر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ مغربی افریقہ اور مسجدیں کے سنگ بنیاد رکھے جانے کے روح پرور اور ایمان افروز مناظر دکھائے - افریقن احمدیوں کا اخلاص اور امام وقت سے والہانہ عقیدت کا مظاہرہ قابل رشک تھا - فلم پر رواں تبصرہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب فرماتے رہے - اس موقعہ پر مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا -

اس کے بعد سوال جواب کی مجلس منعقد ہوئی جو کافی دیر تک جاری رہی اس موقعہ پر سامعین کے تبصرے بھی احباب جماعت کے لئے خوشی کا موجب بنے - ایک کالج کے پرنسپل صاحب نے فرمایا کہ میں نے اپنی زندگی میں پہلی بار علمی اور معلوماتی پروگرام دیکھا خاص طور پر یہ پہلو کہ ہر شخص کو دعوت عام ہے کہ وہ جو چاہے پوچھے اور ہر سوال کا جواب قرآن مجید سے دیا جائے - کئی دوستوں نے اعتراف کیا جماعت احمدیہ کے عقائد کے متعلق ہمیں جو غلط فہمیاں تھیں وہ دور ہو گئی ہیں -

اجتماعی پروگرام کے علاوہ انفرادی طور پر بھی دوستوں نے مولانا عبدالمالک خان صاحب سے بہت سے سوالات پوچھے اور پوری طرح مطمئن ہو گئے -

خطبہ جمعہ میں مکرم ناظر صاحب نے احباب جماعت کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں خصوصی دعاؤں کی تلقین فرمائی -

(برکت اللہ محمود - مربی سلسلہ مقیم ملتان)

تحریک جدید اور حقیقی انصار

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :-

" محض انصار اللہ کہلانے سے ہم حقیقی معنوں میں انصار اللہ نہیں بن سکتے حقیقی انصار ہم جب بنیں گے کہ جب ہماری ہر حرکت و سکون سے یہ گواہی ملنے لگے کہ فی الواقعہ ہم خدا کے دین کی نصرت اور حمایت کرنے والے ہیں "

خدا کے دین کی نصرت کا ایک طریق تحریک جدید کے مالی جہاد سے وابستہ ہے - اس سلسلہ میں انصار بھائی انفرادی اور مجلسی سطح پر کوشش فرمائیں - خصوصاً ۲۹ رمضان کی دعائیہ فہرست کی تیاری میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث بنیں -

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اطلاعِ عام

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ ضلع جھنگ نے اپنی حدود میں شہری سہولیات بہم پہنچانے کے لیے درج ذیل ٹیکس ہائے میں اضافہ کی تجویز کی ہے -

ایکسپورٹ ٹیکس

۱- پتھر، روڑی، بجری، ریت وغیرہ فی ٹرک موجودہ شرح -/2 روپے - مجوزہ شرح -/4 روپے
۲- پتھر، روڑی، بجری، ریت وغیرہ بذریعہ ریل یا دیگر وہیکلز موجودہ شرح -/1 روپیہ سوفٹ - مجوزہ شرح -/2 فی سوفٹ

ٹیکس بر منتقلی جائیداد - غیر منقولہ

موجودہ شرح -/2 روپے فی سینکڑہ - مجوزہ شرح 2½ روپیہ فی سینکڑہ

ٹانگہ سٹینڈ فیس

مجوزہ شرح پچیس پیسہ فی پھیرا فی ٹانگہ

اضافہ شرح ایکسپورٹ ٹیکس سے صرف وہ لوگ متاثر ہوں گے جو پتھر، روڑی، بجری ریت وغیرہ حدود بلدیہ ربوہ سے باہر لے جاتے ہیں - ٹیکس بر منتقلی جائیداد غیر منقولہ کی شرح میں اضافہ سے وہ لوگ متاثر ہونگے جو حدود بلدیہ ربوہ میں غیر منقولہ جائیداد خریدتے ہیں - ٹانگہ سٹینڈ فیس سے ٹانگہ بان جو حدود بلدیہ ربوہ میں سواریاں لادتے ہیں - متاثر ہونگے - شرح ٹیکس ہائے میں اضافہ اور ٹانگہ سٹینڈ فیس سے بلدیہ کو تقریباً ایک لاکھ روپیہ سالانہ زائد آمدنی ہوگی جو قصبہ میں شہری سہولیات بہم پہنچانے پر خرچ کی جائے گی - ایکسپورٹ ٹیکس اور ٹانگہ سٹینڈ فیس بذریعہ ٹھیکہ یا عملہ بلدیہ وصول کی جائے گی اور ٹیکس بر منتقلی جائیداد غیر منقولہ عملہ بلدیہ کے ذریعے وصول کیا جائے گا -

اعتراضات و تجاویز کے لیے حسب ذیل پروگرام بغرض اطلاع عام شائع کیا جاتا ہے -

۱- اعتراضات و تجاویز کی دفتر میں وصولی کی آخری تاریخ 20 . 8 . 81
۲- تاریخ جب سب کمیٹی اعتراضات و تجاویز کی سماعت کریگی - 23 . 8 . 81
۳- تاریخ جب سب کمیٹی اپنی رپورٹ ٹاؤن کمیٹی کو بھیجے گی - 25 . 8 . 81
۴- اجلاس خاص کی تاریخ جب ٹاؤن کمیٹی رپورٹ سب کمیٹی پر غور کریگی - 31 . 8 . 81

المشتہر
قریشی محمد اقبال ہاشمی
چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ ضلع جھنگ

IPL-5161

ماہنامہ خالد ربوہ
ماہ جولائی ۱۹۸۱ء کے شمارہ کی
اہم خصوصیات

- ضیاء الاسلام پریس کی آفسٹ مشین پر باقاعدگی سے شائع ہونیوالا سیہ سے پہلا پرچہ :
- محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا ۳۵ صفحات پر مشتمل معرکۃ آرا مضمون :
- دیدہ زیب کتابت - دورنگا سرورق :
- مجالس خدام الاحمدیہ کی خبریں :

کیا آپ اس کی خریداری قبول کر چکے ہیں ؟ اگر نہیں تو آج ہی پندرہ (-/15) روپے بذریعہ منی آرڈر بھجوا کر خریدار بن کر استفادہ فرمائیں !

(منیجر خالد - ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارن سٹوڈنٹس یونین کی فٹبال ٹیم کا دورہ مریدکے

میچ کھیلنے کے بعد اجلاس ہوئے جس میں غیر ملکی طلباء نے تقاریر کیں

ربوہ میں مقیم غیر ملکی احمدی طلباء کی تنظیم فارن سٹوڈنٹس یونین (ایف۔ایس۔یو) اور فضل عمر کلب مریدکے۔ کے درمیان ۲۶ جون کو ایک دوستانہ فٹ بال میچ ہوا۔ یہ میچ ایف۔ایس۔یو نے ایک کے مقابلے میں ۵ گولوں سے جیت لیا۔ اگلے روز ۲۷ جون کو ایف۔ایس۔یو کی فٹبال ٹیم کا حیدری فٹبال کلب مریدکے کے ساتھ میچ ہوا۔ یہ میچ حیدری فٹبال کلب نے صفر کے مقابلے میں ایک گول سے جیت لیا۔

ایف۔ایس۔یو کی ٹیم ۲۶ جون کو مریدکے پہنچی شام چھ بجے فضل عمر کلب سے میچ ہوا اس میچ کے مہمان خصوصی بلدیہ کے چیئرمین جناب شیخ جمیل احمد صاحب تھے۔ مسجد احمدیہ میں نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد ایک دلچسپ اجلاس ہوا جس میں آٹھ غیر ملکی طلباء نے اپنے اپنے ملک کے حالات بیان کئے فضل عمر کلب مریدکے۔ کے صدر مکرم چوہدری صفدر نذیر جاوید مربی سلسلہ ہیں۔ اگلے روز حیدری فٹبال کلب کے ساتھ میچ کے بعد نماز مغرب ادا کی گئی اور بعد ازاں ایف۔ایس۔یو کے آٹھ غیر ملکی طلبا نے اپنے اپنے ملک کا تعارف کروایا۔ دونوں اجلاسوں میں مقامی احباب شریک ہوئے۔

اگلے روز ۲۸ جون کو بروز اتوار صبح نو بجے ایف۔ایس۔یو کی ٹیم واپس ربوہ پہنچ گئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس دورے کو بابرکت بنائے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں سے اس کے کامیاب نتائج برآمد کرے اور تمام کھلاڑیوں اور دیگر احباب کو اپنے فضلوں اور رحمتوں کا وارث بنائے۔ آمین!

کامیابی

میرا بیٹا منصور احمد اس سال فیڈرل بورڈ کے میٹرک کے امتحان میں ۶۶۳/۸۵۰ (۷۸٪) نمبر لے کر اپنے سکول میں سیکنڈ آیا ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ عزیز کی یہ کامیابی انتہائی بابرکت ہو اور مزید دینی و دنیاوی کامیابیوں کا پیش خیمہ ہو۔

(ناصر احمد قریشی ابن محمد شمس الدین صاحب بھاگلپوری مرحوم۔ کراچی)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

"تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى"

حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا:۔

"انبیاء علیہم السلام جو توکل اور تحمل اور مجاہدات افعال خیر میں سب سے بڑھ کر ہیں ان کو بھی برعایت اسباب ظاہری مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ کہنا پڑا۔ خدا نے بھی اپنے قانون تشریعی میں بہ تصدیق اپنے قانون قدرت کے تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى کا حکم دیا۔"

مخلصین جماعت احمدیہ نے ہر مطالبہ پر نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ کا نعرہ بلند کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا ہر قدم اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اب بھی ان کا فرض ہے کہ اپنی شاندار روایات کے پیش نظر "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کو مضبوط بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ جزاکم اللہ خیرًا۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

کمزور بچے اکثر بیمار! ✣ توانا بچے اکثر صحت مند!

بے بی ٹانک BABY TONIC

- کمزور اور سوکھے بچوں کیلئے
- بچوں کے اسہال قے اور بدہضمی کیلئے
- دانت نکالنے کے زمانہ کی تکالیف کیلئے
- موٹے پلپلے ڈھیلے ڈھالے کمزور ہڈیوں والے بچوں کیلئے
- رونے والے ضدی چڑچڑے بچوں کا مزاج ٹھیک کرنے کے لیے

قیمت فی ٹیبلٹس -/۵ روپے لٹریچر مفت

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان

لاہور، کراچی ہیڈ آفس ربوہ فون نمبر ۶۰۶/۶۰۷

فطرانہ کے سلسلہ میں ضروری وضاحت

نظارت بیت المال کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ امسال فطرانہ کی شرح -/۴ روپیہ فی کس مقرر کی گئی ہے۔ جو جملہ افراد خاندان کی طرف سے ادا کرنا ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں وضاحت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو دوست استطاعت نہ رکھتے ہوں وہ نصف صاع گندم کی قیمت یعنی -/۲ روپے فی کس کے حساب سے بھی ادا کر سکتے ہیں۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

اطفال الاحمدیہ ربوہ کا بلاک وار اجلاس

ماہ مئی و جون میں مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کے بلاک وار اجلاس زیر صدارت خواجہ عبدالمومن صاحب ناظم اطفال مقامی ربوہ منعقد ہوئے ان اجلاسوں میں تلاوت قرآن کریم۔ عہد اور نظم کے بعد ناظم صاحب اطفال مقامی ربوہ نے اطفال کو مجلس کی ضروری ہدایات دیں نیز انھوں نے ربوہ کے اطفال کو پندرھویں صدی کی عظیم الشان اہمیت سے آگاہ کیا اور انہیں نصیحت کی کہ آئندہ عظیم ذمہ داریوں کے لئے قرآن مجید احادیث اور دینی علوم سے واقفیت پیدا کریں اور اپنے آپ کو بچپن سے ہی اسلامی تعلیم کے سانچہ میں ڈھالنے کی کوشش کریں تاکہ آپ اطفال کل کو بڑے ہو کر آئندہ قوموں کی رہنمائی کر سکیں تمام اجلاس اجتماعی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئے۔ ان اجلاسوں میں سب سے زیادہ یمن بلاک کے اطفال کی حاضری رہی۔ حاضری کے لحاظ سے یمن بلاک کے اطفال نے اوّل پوزیشن حاصل کی۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ (مقامی) ربوہ)

درخواست دعا

میرے بیٹے عزیزم منیر الدین کے گلے کا آپریشن ۱۵ جولائی بروز بدھوار کو جرمنی میں ہو رہا ہے احباب کرام سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل اور رحم کے ساتھ عزیزم کا آپریشن کامیاب فرما دے اور صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرما دے۔ آمین!

(ضیاء الدین احمد فزیو تھیراپسٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مستقل کلاس برائے تعلیم القرآن

احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ایسے دوستوں (بچوں، نوجوان اور عمر رسیدہ) کے لئے جن کے پاس مقامی طور پر قرآن کریم ناظرہ یا باترجمہ پڑھنے کا کوئی انتظام نہیں نظارت ہذا کی زیر نگرانی مرکز سلسلہ ربوہ میں ایک مستقل کلاس کا انتظام موجود ہے۔ یہ کلاس روزانہ مسجد مبارک میں منعقد ہوتی ہے اور ہر پڑھنے والے کی ضرورت اور قابلیت کے مطابق اسے قرآن کریم ناظرہ یا اس کا ترجمہ پڑھایا جاتا ہے۔ ایسے دوست جو اپنے طور پر ربوہ میں قیام و طعام کا بندوبست نہیں کر سکتے۔ ان کے لئے دارالضیافت میں انتظام کیا جاتا ہے۔ اور مستحق طلبہ کو بیس روپے وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔

اس کلاس میں داخلہ کی گنجائش موجود ہے۔ دلچسپی رکھنے والے دوست اپنے امیر کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں بھجوائیں۔ درخواست میں نام۔ ولدیت۔ عمر۔ تعلیم اور پیشہ کے علاوہ یہ بھی لکھا جائے کہ وہ کتنے عرصہ تک تعلیم کے لئے ربوہ میں رہ سکتے ہیں۔ داخلہ کلاس کے لئے عرصہ ایک سال ہے لیکن اگر کوئی طالب علم اس سے کم عرصہ میں ناظرہ قرآن کریم ختم کر لے گا تو اسے اس سے پہلے بھی جانے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ

صفحہ اوّل سے آگے:۔ درس حدیث

درس حدیث دیا۔ دوسرے عشرہ میں مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی درس دیں گے اور آخری عشرہ میں مکرم لئیق احمد صاحب طاہر سابق مبلغ انگلستان درس دیں گے۔ خواتین کے لئے پردہ کا انتظام موجود ہے چنانچہ احباب کے علاوہ خواتین بھی کثرت سے مستفیض ہو رہی ہیں۔ مسجد میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام بھی موجود ہے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴